احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 11۔اپریل 2012ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 11/اپریل 2012ء 18 جمادی الاول 1433 ہجری 11 شہادت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 84

رحمۃ للعالمین

اورہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔
(الانبیاء:108)

یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔اسے بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (التوبہ:128)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں تشریف لائے تھے جبکہ تمام دنیا اور تمام قومیں بگڑ چکی تھیں اور مخالف قوموں نے اس دعویٰ کو نہ صرف اپنی خاموشی سے بلکہ اپنے اقراروں سے مان لیا ہے۔ پس اس سے بداہت نتیجہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درحقیقت ایسے وقت میں آئے تھے جس وقت میں ایک سچے اور کامل نبی کو آنا چاہئے۔ پھر جب ہم دوسرا پہلو دیکھتے ہیں کہ آنجناب صلعم کس وقت واپس بلائے گئے تو قرآن صاف اور صریح طور پر ہمیں خبر دیتا ہے کہ ایسے وقت میں بلانے کا حکم ہوا کہ جب اپنا کام پورا کر چکے تھے۔ یعنی اس وقت کے بعد بلائے گئے جبکہ یہ آیت نازل ہوچکی کہ مسلمانوں کے لئے تعلیم کا مجموعہ کامل ہوگیا اور جو کچھ ضروریات دین میں نازل ہونا تھا وہ سب نازل ہو چکا۔ اور نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی خبر دی گئی کہ خداتعالیٰ کی تائیدیں بھی کمال کو پہنچ گئیں اور جوق در جوق لوگ دین اسلام میں داخل ہوگئے اور یہ آیتیں بھی نازل ہوگئیں کہ خداتعالیٰ نے ایمان اور تقویٰ کو ان کے دلوں میں لکھ دیا اور فسق و فجور سے انہیں بیزار کردیا اور پاک اور نیک اخلاق سے وہ متصف ہوگئے اور ایک بھاری تبدیلی ان کے اخلاق اور چلن اور روح میں واقع ہوگئی۔ تب ان تمام باتوں کے بعد سورۃ النصر نازل ہوئی جس کا ماحصل یہی ہے کہ نبوت کے تمام اغراض پورے ہوگئے اور اسلام دلوں پر فتحیاب ہوگیا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام طور پر اعلان دے دیا کہ یہ سورت میری وفات کی طرف اشارہ کرتی ہے بلکہ اس کے بعد حج کیا اور اس کا نام حجۃ الوداع رکھا اور ہزار ہا لوگوں کی حاضری میں ایک اونٹنی پر سوار ہوکر ایک لمبی تقریر کی اور کہا کہ سنو! اے خدا کے بندو! مجھے میرے رب کی طرف سے یہ حکم ملے تھے کہ تا میں یہ سب احکام تمہیں پہنچا دوں پس کیا تم گواہی دے سکتے ہو کہ یہ سب باتیں میں نے تمہیں پہنچا دیں۔ تب ساری قوم نے بآواز بلند تصدیق کی کہ ہم تک یہ سب پیغام پہنچائے گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ آسمان کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اے خدا ان باتوں کا گواہ رہ۔

(نور القرآن- روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 361)

یتیم کی کفالت ایک اہم فرض

حضرت مسیح موعود کی بعثت کے وقت سے خدمت خلق کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا تھا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب یتامیٰ کی پرورش اور خبرگیری کیلئے اس قدر اہتمام فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ یتامیٰ کے کھانے کیلئے ہوسٹل میں آٹا ختم ہو گیا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے تو فوری طور پر باوجود شدید علالت کے تانگہ منگوایا اور مخیّر دوستوں کو تحریک کرکے آٹا کا بندوبست کیا۔

اس کے بعد خلفاء احمدیت کی ہدایات اور راہنمائی میں یہ نظام چلتا رہا حتیٰ کہ مارچ 1989ء میں صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے باقاعدہ طور پر کفالت یکصد یتامیٰ کے نام سے اس تحریک کا اجراء فرمایا اور فرمایا کہ اس مبارک اور تاریخی موقع پر شکرانہ کے طور پر جماعت احمدیہ ایک سو یتامیٰ کی کفالت کا ذمہ اٹھانے کا عہد کرتی ہے۔ چنانچہ یتامیٰ کی خدمات کے سائے بڑھتے بڑھتے آج قریباً پانچصد فیمیلز کے 2 ہزار 7 صد یتامیٰ زیر کفالت ہیں۔

یتامیٰ کی کفالت اور پرورش میں 1۔خورونوش 2۔تعلیمی اخراجات 3۔ بچیوں کی شادی کے اخراجات 4۔علاج معالجہ اور مکان کی تعمیر ومرمت اور کرایہ کے اخراجات شامل ہیں۔ جس پر کل بیس لاکھ روپے ماہوار اخراجات ہو رہے ہیں اور آمد انتہائی کم ہے۔ اس کے باعث دفتر ہذا کو مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ ایک یتیم کی کفالت پر ایک ہزار تا تین ہزار روپے ماہوار اخراجات ہوتے ہیں۔

تمام احباب جماعت سے عموماً اور مخیّر حضرات مخلصین سے خصوصاً التماس ہے کہ اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر شرکت فرما کر ممنون فرمائیں اور ہمارے پیارے آقاﷺ کی اس پیاری حدیث کا مصداق بنیں۔ جس میں آپﷺ فرماتے ہیں۔ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح دو انگلیاں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی بہترین توفیق دے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

مکرم عدنان احمد بٹ صاحب

کاسائی اوکسی ڈینٹل کونگو کنشاسا کا تیسرا جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کاسائی اوکسی ڈینٹل کو اپنا تیسرا جلسہ سالانہ مورخہ 8رمئی 2011ء کو صوبائی دارالحکومت KANANGA کا نانگا میں منعقد کرنے کی توفیق ملی ۔ کا نانگا شہر دارالحکومت کنشاسا سے 1200 کلومیٹر دور شمال مشرق میں واقع ہے۔

مہمانوں کی آمد

جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے مہمانوں کی آمد جلسہ سے تین روز قبل شروع ہوگئی تھی جبکہ کنشاسا سے مرکزی وفد جو مکرم مولانا نعیم احمد باجوہ صاحب امیر و مربی انچارج کونگو اور فرید احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ پر مشتمل تھا جلسہ سے تین روز قبل کا نانگا پہنچا۔

جلسہ کا ریڈیو پر اعلان

ایک ہفتہ قبل جلسہ کے اعلانات مقامی ریڈیوز کے ذریعہ بار بار ہوتے رہے اس طرح جلسہ کے انعقاد کی خبر دور تک پہنچی۔

جلسے کے دن کا آغاز حسب روایت نماز تہجد سے ہوا۔ جبکہ نماز فجر کے بعد دروس قرآن وحدیث ہوئے۔

جلسہ گاہ

جلسہ کے لئے ایک ہال لیا گیا تھا۔ گزشتہ دو جلسہ جات بھی اس ہال میں منعقد ہوئے ہیں۔ یہ ایک وسیع احاطہ ہے اور یہاں بڑے وسیع وعریض سبزہ زار ہیں ۔ ہال میں نشستیں فکس ہیں جبکہ اس دفعہ اضافی کرسیاں بھی لگانا پڑیں۔

جلسہ سالانہ کا افتتاح

مورخہ 8 مئی کو صبح گیارہ بجے محترم امیر صاحب کونگو نے لوائے احمدیت لہرایا اور اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد تمام احباب جلسہ گاہ میں داخل ہوئے۔

پہلا سیشن

جلسہ کے پروگرام کا آغاز زیر صدارت مکرم امیر صاحب کونگو تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا اس کے بعد مکرم نعیم احمد صاحب باجوہ امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کونگو نے اپنی افتتاحی تقریر کی اور دعا کرائی۔

افتتاحی دعا کے بعد مکرم عیسیٰ KAYUMBI صاحب صوبائی معلم نے نماز اور تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر کی، بعد ازاں مکرم یوسف KAYEMBE صاحب نے بیوت الذکر کے آداب کے موضوع پر تقریر کی۔

اس سال ایک نیا پروگرام بھی شامل جلسہ تھا یعنی نومبائعین کے تاثرات ۔ چنانچہ بعض احباب نے سٹیج پر آکر اپنے عمدہ تاثرات کا اظہار کیا اور اپنے تجربات سے لوگوں کے ساتھ شیئر کیے اس پروگرام کو لوگوں نے پسند کیا اور دلچسپی سے سنا۔ اس طرح پہلے سیشن کا اختتام ہوا۔ اس کے بعد نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔

دوسرا و اختتامی سیشن

اختتامی سیشن کے شروع ہونے سے قبل مہمانوں کی ایک بڑی تعداد تشریف لا چکی تھی۔ تلاوت قرآن حکیم اور نظم کے بعد اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم ادریس MUYOMBA صاحب نے **''حضرت مسیح موعود کی سیرت''** کے موضوع پر کی اس کے بعد **''صداقت حضرت مسیح موعود از روئے بائبل''** کے عنوان پر خاکسار نے تقریر کی۔

بہت لوگوں کی طرف سے بار بار سوال ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی کیا شرائط ہیں یا جماعت میں داخلے کے لیے کیا کرنا پڑتا ہے اس لیے جلسہ کے پروگرام میں شرائط بیعت بھی شامل کی گئی تھیں۔ مکرم ادریس MUYOMBA صاحب نے شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں۔

مہمانوں کے تاثرات

اس سال جلسہ کے غیر از جماعت مہمانوں میں میئر آف کانانگا شہر، آنریبل ممبر آف پارلیمنٹ ، آنریبل ممبرز آف صوبائی اسمبلی، صوبائی چیف برائے کمیونیٹز، پروفیسرز، آرمی چیف کے نمائندہ، پولیس آفیسرز، پادری حضرات، یونیورسٹی کے طلبہ اور دیگر معززین شامل تھے ۔

معزز مہمانوں میں سے ، وقت کی مناسبت سے، بعض کو اپنے تاثرات پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ مجموعی لحاظ سے سب مہمانوں نے بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا اور درخواست کی کہ جماعت کو ایسے پروگرام مزید کرنے چاہئیں تا کہ دین کی خوبصورت تعلیم سب پر عیاں ہو۔ مہمانوں نے کہا کہ جس انداز سے جماعت احمدیہ پیغام دیتی ہے یہی طریق مذہبی دنیا میں امن قائم کرسکتا ہے اور دنیا کو اکٹھا کرسکتا ہے۔

میئر آف کانانگا شہر مکرمہ ڈاکٹر Antoinette KAPINGA صاحبہ نے کہا میں جماعت کے نظم ونسق کو پسند کرتی ہوں۔ پرامن جلسہ کے انعقاد پر جماعت مبارکباد کی مستحق ہے۔ میرا تعاون آپ کے ساتھ ہے۔ دین کا خوبصورت پیغام آج واضح ہوا ہے۔ حقیقی دین کا نمونہ آپ ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ لوگ ملکی ترقی میں بھی حصہ لے رہے ہیں۔

ممبر آف پارلیمنٹ جناب آنریبل Claudel ANDRE LUBAYA صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز کلمہ شہادت سے اور نعرہ ہائے تکبیر سے کیا۔ آپ مذہباً عیسائی ہیں۔ انہوں نے کہا جلسہ بہت امن میں ہوا ہے۔ اور تقاریر بھی عمدہ تھیں ۔ جلسہ کے انعقاد پر بہت مبارکباد ہو۔

ڈویژنل چیف آف جسٹس برائے کمیونیٹز مسٹر SAMASAKA نے کہا آپ کی کوشش اور آپ کا نمونہ قابل قدر ہے اس کو جاری رکھیں۔ ہم جلسہ سالانہ کے انعقاد پر آپ کے شکر گزار ہیں۔

ممبر آف صوبائی اسمبلی جناب آنریبل ANDRE KATNGA صاحب نے کہا یہاں امن اور سکون کا ماحول دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئیوں کی حقیقت آج واضح ہوئی ہے۔

مہمانوں کے تاثرات کے بعد مکرم امیر صاحب کونگو نے اختتامی تقریر آخری زمانے میں آنے والے موعود کے متعلق بائبل احادیث اور قرآن مجید میں پیشگوئیوں اور ان کے پورا ہونے کے متعلق مکرم امیر صاحب کی تقریر کا رواں ترجمہ مقامی زبان چلوبہ میں کیا گیا۔

مجلس سوال و جواب

آخر پر مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب نے حاضرین کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے اس حصہ پروگرام میں بڑی دلچسپی رہی۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ دعا کے بعد حاضرین جلسہ کھڑے ہوگئے اور جلسہ کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ VIP مہمانوں کا الگ انتظام تھا ۔ اس طرح عام مہمانوں کو بھی اکرام کے ساتھ کھانا پیش کیا گیا۔

جلسہ کی حاضری

جلسہ کیلئے جو ہال لیا گیا تھا اس میں کم و بیش 700 فکس کرسیاں تھیں جبکہ تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے دوصد اضافی کرسیاں لگائی گئی تھیں جن میں بعد میں اور اضافہ کیا گیا تاہم تمام نشستیں پُر ہوگئیں اور ہال کے کناروں پر لوگ کھڑے ہوکر جلسہ سنتے رہے۔ اس طرح جو حصہ عورتوں کے لیے پردہ لگا کر مخصوص کیا گیا تھا اس میں تبدیلی کرنا پڑی اور عورتوں کو ہال سے باہر نکلنا پڑا۔ شعبہ رجسٹریشن اور لنگر خانہ کی رپورٹس کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ہزار ایک سو پچیس افراد کی حاضری شمار کی گئی جبکہ اخباری نمائندوں اور دوسرے شاملین جلسہ نے یہ حاضری پندرہ سو سے اوپر قرار دی ۔

احمدی احباب کا پیدل سفر

جلسہ میں شامل ہونے کیلئے احمدی احباب نے پیدل اور سائیکلوں پر سفر کیا اور برکات سے فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ بعض احباب 270 کلومیٹر کا سفر پیدل کر کے شامل جلسہ ہوئے۔ بعض نے چار چار دن پیدل سفر طے کر کے جلسہ میں شمولیت کی۔ یہ لمبے سفر کرنے والوں میں ہر عمر کے احباب وخواتین اور بچے شامل تھے۔ ان شاملین جلسہ کے چہروں پر خوشی اور مسرت کے آثار تو سب نے دیکھے اور محسوس کیے لیکن سفر کی تھکاوٹ اور تکالیف کا ذکر نہیں سنا۔

میڈیا کوریج

نیشنل ٹی وی RTNC کی لوکل برانچ کے علاوہ CMB TV اور پانچ لوکل ریڈیو چینلز نے بھی جلسہ کی کوریج کی۔ جلسہ کے انعقاد سے تین دن قبل اور تین دن بعد تک جلسہ کی خبریں نشریات میں رہیں۔ جلسے کے موقع پر مکرم امیر صاحب کے دو انٹرویو بھی نشر ہوئے۔ ان انٹرویوز میں احسن طور پر احمدیت کی خوبصورت تعلیم اور موجودہ دور میں احمدیت کی ضرورت واہمیت کو واضح کیا گیا۔

نیشنل اخبار AVINIR نے اپنی 18 مئی 2011ء کی اشاعت میں تفصیل کے ساتھ اخبار کے آدھے صفحے پر جلسے کی باتصویر خبر شائع کی۔ یہ اخبار انٹرنیٹ پر بھی موجود ہے۔

ضرورت کارکن درجہ دوم

دفتر انصاراللہ پاکستان کو ایک کارکن درجہ دوم کی ضرورت ہے۔ جس کیلئے کم از کم تعلیم ایف اے/ ایف ایس سی ہو، کمپیوٹر کا علم جانتا ہو نیز اردو اور انگلش کمپوزنگ میں مہارت رکھتا ہو۔ خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے بعد تصدیق صدر محلّہ/ امیر صاحب جماعت اپنی درخواستیں مع نقول اسناد وسرٹیفکیٹ مورخہ 15/اپریل 2012ء تک دفتر انصاراللہ پاکستان پہنچادیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

ادب کو علم اور عمل پر فوقیت ہے

جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا

ادب کا لفظ اپنے اندر کئی معنی رکھتا ہے۔اس کے بنیادی معنی احترام، تمیز، تہذیب، شائستگی، پسندیدہ طریقہ اور حفظ مراتب کے ہیں اور انسان اگر مذہبی اور دنیوی ہر دو لحاظ سے ترقی چاہتا ہے اور کامیابی حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے معاشرہ میں ادب و احترام کو لازماً ملحوظ خاطر رکھنا ہوتا ہے یہ ادب اپنے خالق یعنی خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق استوار کرنے میں بھی ہوسکتا ہے۔ یہ احترام اور ادب کا رشتہ معاشرہ میں، ماحول میں، محلّہ میں رہنے والے افراد اور گھر میں موجود رشتہ داروں سے بھی روا رکھنا ہے۔

آداب کے لفظ کو ہم جب لغت میں تفصیل سے دیکھتے ہیں تو معاشرہ کے پسندیدہ طریق جو ہر شعبہ زندگی کو دینی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی تعلیم دیتے ہیں۔اسے آداب معاشرت، آداب زندگی، آداب حیات اور آداب معاشرہ کا نام دیا جا سکتا ہے۔انگریزی میں ہم اس کو Manners, Qualities اور Social behaviours کا نام دے سکتے ہیں۔لیکن آج کے مضمون میں لفظ ادب کو ملحوظ خاطر رکھنا ہے۔جس کے معنی احترام ،تمیز اور حفظ مراتب کے ہیں۔

حضرت مسیح موعود اپنے درسوں اور تقاریر میں ایک بہت ہی پیارا محاورہ استعمال فرمایا کرتے تھے کہ اَلطَّرِیْقَۃُ کُلُّہَا اَدَبٌ کہ روحانیت کی تمام تر بنیاد ادب پر ہے۔ طریقت اور سلوک کی راہیں ادب میں رہ کر ہی طے ہوتی ہیں اگر ہم دینی اور دنیوی کامیابی کی منازل طے کرنا چاہتے ہیں۔اگر ہم روحانیت میں ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ہم پر لازم ہے کہ ہم دین حق کے بیان فرمودہ معاشرت کے تمام آداب کو ملحوظ رکھیں۔

مشائخ و اولیاء اور بزرگوں کے نزدیک ادب خدا کی طرف جانے والے ہر راہ کی بنیادی شرط ہے۔ان کے نزدیک جن امور میں ادب ہوگا وہ خوبصورت نظر آئیں گے اور جن امور سے ادب نکل جائے وہ بدصورت ہو جاتے ہیں۔بے ادبی سلوک کو برباد کر دیتی ہے اور خالق ومخلوق کے ساتھ سلوک کے راستوں میں حائل ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ’’جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 614)

صوفیاء کہتے ہیں کہ ادب سے ہی زندگی کی تمام مسافتیں طے ہوتی ہیں اور راستے کے تمام خوف دور ہو جاتے ہیں۔اگر کوئی مرید ادب سے نکل جائے تو وہ اپنی سابقہ حیثیت پر آجاتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا ہے کہ ادب، محبت اور قرب کی علامت اور عنوان ہے۔ جس انسان میں ادب نہیں وہ خالق اور مخلوق دونوں کی نظر میں مغضوب ہے۔اسی طرح آپ کا قول ہے کہ جب تک ایک بندہ ادب کی حفاظت کرتا اور اس پر قائم رہتا ہے شیطان اس کو پھسلانے سے ڈرتا ہے مگر جب وہ ادب چھوڑ دیتا ہے تو شیطان پہلے اس کی سنتوں، پھر فرضوں اور پھر یقین کو ختم کرنے کی طمع کرتا ہے۔

(الطریق الی الطریقۃ از حسن جمالی انصار صفحہ 5-7)

پھر شیخ عبدالقادر جیلانی نے ایک موقع پر کہا کہ ایک عارف کے لئے ادب ایسے ہی فرض ہے جیسے ایک گناہ گار کے لئے توبہ۔اسی طرح کہا کہ تمام کامیابی نیک لوگوں کے ساتھ مصاحبت میں ہے اور خدا اور اس کی مخلوق کے ساتھ حسن معاشرت میں ہے۔ (الکیلانی صفحہ 9)

گویا کہ صوفی ازم یعنی تصوف تمام کا تمام ادب ہی ہے۔ دوسرے لفظوں میں ادب تصوف ہی ہے۔صوفیاء اپنے مریدوں کو یہ نصیحت کرتے آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ادب اختیار کرو اور مخلوق کے ساتھ بھی ادب سے پیش آؤ کیونکہ مخلوق سے ادب کے نتیجہ میں تم پر قبولیت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

بعض صوفیاء اور علماء نے تو ادب کو علم اور عمل پر فوقیت دی ہے اور کہا ہے کہ جو علم ادب سے عاری ہو اور جس عمل میں ادب نہ ہو وہ بے کار ہیں۔ حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے کہ علم سے تو خدا کی طرف رہنمائی ملتی ہے مگر ادب سے انسان خدا تعالیٰ کی حسین خدمت سرانجام دے سکتا ہے۔ پھر یہی ادب انسان کو ولایت اور قرب کے درجہ پر پہنچاتا ہے۔

(الطریق الی الطریقۃ از حسن جمالی انصار صفحہ 5-7)

ابو علی دقاق نے کہا ہے کہ انسان اطاعت سے جنت کی طرف سفر کرتا ہے اور اطاعت میں ادب اختیار کرنے سے خدا ملتا ہے۔

امام قرانی رحمہ اللہ نے ادب اور عمل کی باہمی نسبت کو یوں بیان فرمایا کہ تھوڑا سا ادب زیادہ عمل سے بہتر ہے۔

حضرت ابراہیم بن ادہم ایک بہت بڑے عالم اور صالح بزرگ گزرے ہیں۔ آپ کی کہاوتیں بہت مشہور ہیں۔آپ نے اپنے بیٹے کو یوں نصیحت فرمائی کہ اپنے عمل کو نمک جبکہ اپنے ادب کو آٹا بناؤ۔ یعنی ادب کثرت سے کرو اس طرح جس طرح گوندھے ہوئے آٹے میں نمک کی حیثیت معمولی ہوتی ہے۔

ادب واحترام میں سب سے پہلے خالق حقیقی کی ذات اور پھر اس حوالہ سے اس کے احکام آتے ہیں۔ایک مومن کو صریحاً حکم ہے کہ اپنے خدا سے احترام کا تعلق رکھے۔ ہمیشہ اس کی عنایات پر شکر کے جذبات ابھرنے چاہئیں۔تنگی اور آسانی ہر دو حالتوں میں خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہنے کو ترجیح دے اور کبھی بے وفائی اور گستاخی کا فقرہ تنگی اور ترشی کی حالت میں مُنہ سے نہ نکالے۔قرآن کریم میں بارہا ایسے لوگوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ناراضگی سے کیا ہے کہ تنگی میں اور تکلیف میں اپنے خدا کو پکارتے ہیں مگر جب تکلیف دُور ہو جاتی ہے تو خدا کو بھول جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یحیٰؑ علیہ السلام کو اس حوالہ سے یوں حکم دیا یا یحییٰ خُذ الکتاب بقوۃ (مریم:13) یعنی حکم الٰہی کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا۔ گویا خدا کے بندہ کی حیثیت سے اس پر اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی احکام پر ہمیشہ کاربند رہنے کا حکم ہے۔اس ناطہ سے مریدوں یعنی ایمان والوں پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ، اس کے انبیاء، خلفاء اور اس کے مقرر کردہ نگرانوں کی اطاعت کریں اور ان کے احکامات و ارشادات کو مضبوطی سے پکڑیں۔ان کے ارشادات سے لاپرواہی برتنا بے ادبی کے زمرہ میں آتا ہے۔حضرت اسماعیلؑ نے اپنے والد کی خواب کو جس رنگ میں پورا کر دکھایا۔وہ بھی ادب و احترام اور اطاعت کی اعلیٰ مثال ہے یعنی کہا۔

یاابت افعل ماتومر ....

(الصٰفٰت:102-103)

کہ اے میرے باپ! وہی کر جو تجھے حکم دیا گیا ہے یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے تُو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں جہاں خلافت اور اس کی برکات کا ذکر کیا ہے۔وہاں اس کے سیاق و سباق میں ادب و احترام کا ہی تو ذکر ملتا ہے اور خلفاء کے ساتھ ادب و احترام کے رشتہ کو استوار رکھنے سے برکات و انعامات کا نزول ہوتا ہے۔

انبیاء اور اللہ کے نمائندوں سے ملاقات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ ادب مومنوں کو سکھلایا کہ جب تم رسول سے، اس کے نمائندوں یعنی خلفاء سے مشورہ کی غرض سے ملو تو صدقہ ضرور کرلیا کرو۔

خدا تعالیٰ تک رسائی حاصل کرنے کے لئے انسان کا باادب ہونا ضروری ہے۔نماز میں خشوع وخضوع اختیار کرنا اور اِدھر اُدھر نہ دیکھنے کا حکم ہے۔ ورنہ ایسے شخص سے جس نے خدا سے منہ پھیرا خدا اس سے منہ پھیر لیتا ہے۔

حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو اور توجہ اِدھر اُدھر کرے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اے ابن آدم! تو کس طرف متوجہ ہوتا ہے۔ کیا ایسے شخص کی طرف جس کو میرے سے بہتر تصور کرتا ہے؟ تو میری طرف توجہ کر۔ اگر وہ دوسری دفعہ بھی توجہ اِدھر اُدھر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر یہی کلمات کہتا ہے۔ پھر تیسری دفعہ بھی اگر وہ باز نہ آئے تو اللہ اس سے مُنہ پھیر لیتا ہے۔

اسی طرح ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں اپنی داڑھی کے ساتھ کھیلتے دیکھا تو فرمایا کہ

کہ اگر اس کا دل خوف زدہ ہوتا تو اس کے تمام اعضاء بھی خوف زدہ ہوتے۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 2 صفحہ 404 حدیث نمبر 3550)

اس کی تشریح میں ابو حفص الحداد کہتے ہیں کہ ظاہری ادب باطنی ادب کی علامت ہوتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء جلد 13 صفحہ 230)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’خدا تعالیٰ سے مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا ضروری ہے اور عقلمند جب کوئی شئے بادشاہ سے طلب کرتے ہیں تو ہمیشہ ادب کو مدنظر رکھتے ہیں۔ اس لئے سورۃ فاتحہ میں خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے کہ کس طرح مانگا جائے اور اس میں سکھایا ہے کہ الحمدللّٰہ رب العالمین یعنی سب تعریف خدا کو ہی ہے جو رب ہے سارے جہان کا۔ اَلرَّحْمٰن یعنی بلا مانگے اور سوال کئے بغیر دینے والا۔ اَلرَّحِیْم یعنی انسان کی سچی محنت پر ثمرات حسنہ مرتب کرنے والا ہے۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ جزا سزا اسی کے ہاتھ میں ہے۔چاہے رکھے چاہے مارے۔اور جزا سزا آخرت کی بھی اور اس دنیا کی بھی اسی کے ہاتھ میں ہے جب اس قدر تعریف انسان کرتا ہے تو اسے خیال آتا ہے کہ کتنا بڑا خدا ہے جو کہ رب ہے۔رحمٰن ہے۔رحیم ہے۔اسے غائب مانتا چلا آرہا ہے۔اور پھر اسے حاضر ناظر جان کر پکارتا ہے۔ایاك نعبد ...... یعنی ایسی راہ جو کہ بالکل سیدھی ہے۔اس میں کسی قسم کی کجی نہیں ہے ایک راہ اندھوں کی ہوتی ہے کہ محنتیں کر کے تھک جاتے ہیں اور نتیجہ کچھ نہیں نکلتا اور ایک وہ راہ کہ محنت کرنے سے اس پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 679)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 7/اکتوبر 2011ء کو

خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو دُعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دُعا کے آداب سیکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔اور فرمایا ہے کہ دُعا کرتے ہوئے تھک کر مایوسی نہیں ہونی چاہئے۔خدا تعالیٰ پر بدظنی بھی نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ سنتا نہیں۔قانون قدرت کے تحت دُعا کی قبولیت وقت لیتی ہے۔

آداب واطوار اور اخلاق حسنہ کے حوالہ سے ہمارے بہت ہی پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ساری دنیا کے لئے نمونہ ہیں۔آپؐ کے اوصاف حمیدہ، شمائل جلیلہ اور آداب حسنہ آج بھی ہمیں کامیاب اور مثالی جنتی زندگی گزارنے کی راہ دکھلاتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ اپنے متعلق خود فرماتے ہیں۔

کہ میرے رب نے مجھے علم عطا کیا ہے اور کیا ہی عمدہ پیارا علم مجھے سکھایا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے ادب سکھلائے ہیں اور کیا ہی عمدہ تہذیب مجھے دی ہے یعنی مہذب بنایا۔

(کنزالعمال جلد 11 صفحہ 406 حدیث نمبر 31895)

آنحضور ﷺ کی حسین ودلکش سیرت کا مطالعہ کر جائیں آپ آنحضور ﷺ کی سیرت کے ہر پہلو میں خواہ اس کا تعلق اپنے خالق سے ہے یا اس کی مخلوق سے ادب پائیں گے۔ایک دفعہ جب مدینہ میں شدید بارش ہوئی اس کا سلسلہ کئی دن رہا۔بعض صحابہؓ نے آکر آنحضور ﷺ سے بارش کے بند ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کی تو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ادب کا معاملہ کرتے ہوئے بارش (جو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے) کے خاتمہ کے لئے دُعا نہ کی بلکہ ''اللھم حوالینا ولا علینا'' کہہ کر اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ اب ہمارے اردگرد پہاڑوں اور صحراؤں میں برسے جہاں اس کی ضرورت ہے۔آنحضور ﷺ نے اسے نعمت گردانا نہ کہ زحمت۔

آنحضور ﷺ کو شفاعت کی اجازت دی گئی۔ تو آپؐ کے متعلق آتا ہے کہ آپؐ فوراً شفاعت نہیں کر دیں گے بلکہ سجدہ کریں گے۔خدا کی حمد وثناء کریں گے اور جب خدا اجازت دے گا تو شفاعت کریں گے۔شیخ الاسلام ان تیمیہ کہتے ہیں کہ خدا کے حضور یہ آپؐ کا کمال ادب تھا۔

مفسرین کے نزدیک قرآن کریم میں مَازَاغَ الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰی کے الفاظ میں بھی آنحضور ﷺ کا خدا کی خاطر ادب کا ذکر ہے کہ جب معراج کی رات آپؐ نے اِدھر اُدھر نہیں دیکھا بلکہ وہی دیکھا جو خدا دکھلانا چاہتا تھا۔

اسی طرح تحویل قبلہ سے قبل گو آپؐ کی خواہش تھی کہ کعبہ قبلہ ہو لیکن آپؐ نے خدا تعالیٰ سے اس کا تقاضا نہ کیا نہ اظہار کیا بلکہ خاموشی سے خدا تعالیٰ کے حکم کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ خدائی حکم آگیا۔مفسرین قرآن نے آیت قرآنی تَقَلُّبَ وَجۡھِكَ فِی السَّمَاءِ میں آنحضور ﷺ کے خدا کے ساتھ خوبصورت ادب کا ذکر کیا ہے۔

جہاں تک مخلوق کے ساتھ ادب واحترام کے تحت حسن سلوک کا تعلق ہے۔تفسیر قرطبی میں سورۃ القلم آیت نمبر 6 فَسَتُبۡصِرُ وَیُبۡصِرُوۡنَ کے تحت مصنف نے آنحضور ﷺ کے قول اَدَّبَنِیۡ رَبِّیۡ کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خذالعفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین کہہ کر میری بہترین رہنمائی کی۔آپؐ ہمیشہ درگزر فرماتے۔نیکی کا حکم دیتے اور جاہلوں سے اعراض کرتے۔یہی سب سے بڑا ادب ہے جس کو آج معاشرہ میں سمجھنے کی ضرورت ہے۔

ادب وسلیقہ، وقار وشائستگی، ترتیب وتنظیم، احترام انسانیت، باہمی افہام وتفہیم اور دیگر اخلاق دین کا نصف ہیں اور یہ دینی زندگی کے وہ دلکش خدوخال ہیں جن کی بدولت ایک مومن کی زندگی میں غیر معمولی کشش اور جاذبیت پیدا ہو جاتی ہے کہ ہر عام وخاص اس کی طرف کھنچا چلا آتا ہے۔

اسی لئے آنحضور ﷺ نے ہر طبقہ کو ادب سیکھنے اور سکھلانے کی تلقین فرمائی ہے۔جیسے ایک موقع پر فرمایا۔ اَدِّبۡ اَھۡلَكَ کہ اپنے گھر والوں کو ادب سکھاؤ۔

(جامع معمر بن رشید باب برالوالدین جلد 11 صفحہ 132)

اور اولاد کی تعلیم وتربیت کے متعلق فرمایا کہ کوئی والد اپنے بیٹے کو حسن ادب سے زیادہ افضل چیز نہیں سکھاتا۔

(الترمذی ابواب البر والصلہ باب ما جاء فی ادب الولد)

حسن ادب کے حوالہ سے صرف حقیقی اولاد کا ہی آنحضور ﷺ نے ذکر نہیں فرمایا بلکہ اپنے غلاموں اور لونڈیوں کو بھی ادب سکھانے کی تعلیم دی کیونکہ آپؐ ایک حسین معاشرہ چاہتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان اپنی لونڈی کو ادب سکھلائے اور اسے تہذیب دے اور عمدہ تعلیم دے کر آزاد کر کے شادی کر لے تو اس کے دو اجر ہیں۔

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد جن پروانوں اور وفاداروں نے پناہ لی وہ آپؐ کی خوبیوں اور اخلاق کے طفیل تھی۔آپؐ نے اپنے صحابہؓ کی تربیت بھی اسی رنگ میں کی اور صحابہؓ کو معاشرت کے آداب سکھائے کہ وہ سونے کی ڈلی بن گئے اور نجوم کہلائے۔

کیونکہ صحابہ نے یہ ادب آنحضور ﷺ سے سیکھا۔آپؐ ﷺ نے اپنے خالق حقیقی سے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کی صورت میں ہمیں ادب سکھلایا۔کان خلقه القرآن میں اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے۔حضرت ابن مسعود بیان کرتے ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر ادب سکھلانے والا یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا ادب ہی آگے دیا جائے اور خدا کا ادب قرآن ہے۔

(سنن الدارمی کتاب الفضائل القرآن باب من قرا القرآن)

حضرت مسیح موعود صحابہ کی ان خوبیوں کا ہی ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دستور تھا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس طرح سے بیٹھتے تھے جیسے سر پر کوئی پرندہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے انسان سر اُوپر نہیں اُٹھا سکتا۔یہ تمام ان کا ادب تھا کہ حتی الوسع خود کبھی کوئی سوال نہ کرتے۔ہاں اگر باہر سے کوئی نیا آدمی آکر کچھ پوچھتا تو اس ذریعہ سے جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلتا وہ سن لیتے۔صحابہ بڑے متادب تھے اس لئے کہا ہے الطریقة کلھا ادب جو شخص ادب کی حدود سے باہر نکل جاتا ہے تو پھر شیطان اس پر دخل پاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کی نوبت ارتداد کی آجاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 455)

ابتداء میں صحابہؓ حضرت رسول خدا ﷺ کے سامنے زور زور سے باتیں کر لیا کرتے تھے اور جب صحابہؓ کو حکم ہوا کہ اللہ اور رسول کے آگے بڑھ بڑھ کر باتیں نہ کرو۔ادب کو ملحوظ خاطر رکھو اور ایک جگہ پر صحابہؓ سے مخاطب ہو کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔کہ اپنی آوازوں کو صوت النبی سے بلند نہ کرو تو صحابہؓ کی تربیت اس رنگ میں ہو چکی تھی کہ بیان کیا جاتا ہے کہ اونچی آواز میں بولنے والے حضرت عمرؓ نے اپنی آواز دربار رسولؐ میں اتنی دھیمی کر لی کہ ساتھ والا بھی نہ سن پاتا اور حضرت ابوبکرؓ نے آپؐ سے عرض کی کہ آئندہ میں آپؐ کے ساتھ ادب سے ایسا بولا کروں گا جیسے کوئی کسی سے سرگوشی کرتا ہے یہاں تک کہ میری موت آجائے۔

(المستدرك علی الصحیحین للحاکم تفسیر الحجرات زیر آیت مذکورہ)

حضرت ثابتؓ بن قیس تو مارے ڈر کے گھر بیٹھ گئے کہ کہیں بلند آواز سے بولنے پر گستاخی کا مرتکب نہ ہو جاؤں۔روایت میں آتا ہے کہ اس آیت کے نزول پر آپؓ روتے رہتے تھے۔ حضرت عاصم بن عدی نے رونے کی وجہ پوچھی تو کہا کہ ان آیات نے مجھے رلا دیا ہے اب میرے اعمال ضائع ہو جائیں گے کیونکہ میری آواز طبعاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اونچی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان کے بارہ میں علم ہوا تو آپؐ نے بلوا بھیجا اور آپؐ نے ان کے اس فعل پر اور ادب سے پیش آنے پر جنت اور شہادت کی بشارت دی۔اور جب حضرت ثابتؓ نے اپنی آواز دبا کر رکھنے کا عہد کیا اور اس ادب کو پیش نظر رکھا تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان الذین یغضون اصواتھم ...... کے الفاظ میں بشارت دی۔

(شعب الایمان جلد 3 صفحہ 99 حدیث 1430)

بعض کم عقل لوگ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکان کے پچھواڑے سے آواز دے کر بلوا لیا کرتے تھے۔خدا نے ایسا کرنے سے بھی روک دیا اور فرمایا کہ تم نبی کو تنگ نہ کیا کرو باہر بیٹھے انتظار کیا کرو جب تک وہ خود باہر نہ آجائے۔

یہ تمام حکم اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کو کامیابی کے زینے طے کرنے کیلئے دیئے اور بتا دیا کہ نیکی کی جڑ ادب اور تواضع ہے اور سب سے پہلا ذریعہ فیض حاصل کرنے کا ادب واحترام ہے۔

الغرض روحانی بلندی حاصل کرنے اور کامیابیاں سمیٹنے کے لئے ہر میدان میں ادب کا اپنانا ضروری ہے خواہ وہ خدا سے ہو۔اس کے رسول سے ہو۔بزرگ والدین سے ہو۔عزیز رشتہ داروں سے ہو۔یا معاشرہ میں رہنے والے ہر چھوٹے بڑے سے ہو۔کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

بے ادب محروم ماند از فضل رب

کہ ادب سے محروم آدمی فضل خداوندی سے بھی محروم رہ جاتا ہے۔

اہل ہند میں سے کسی عقل مند کا یہ قول بھی کسی نے لکھا ہے کہ شرف ومنزلت اور سوء ادبی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

(المجالسہ وجواہر العلم جلد 4 صفحہ 358)

اسی طرح محمد بن فضل نے ایک سوال پر بدبختی کی یہ تین نشانیاں گنوائیں کہ

☆ انسان کو علم دیا جائے مگر اسے عمل سے محروم کر دیا جائے۔

☆ اسے عمل کی طاقت تو دی جائے مگر عمل میں خلوص سے محروم کر دیا جائے۔

☆ اسے صحبت صالحین میسر کی جائے مگر وہ ان کا احترام نہ کرے۔

(شعب الایمان للبیہقی جلد 3 صفحہ 290)

تمام نیکیوں کی جڑ ادب، تواضع ہے۔بے ادبی اور گستاخی اعمال کو ضائع کر دیتی ہے۔کسی نے کیا سچ کہا بے ادب بے نصیب۔ باادب بانصیب اور

جوشخص بھی اسلام کے بتلائے ہوئے رہنما اصولوں کو، اخلاق کو اپناتا ہے وہ ہمیشہ باادب اور بانصیب لکھا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے متعلق آتا ہے کہ آپ نے کبھی کسی کو تو یا تم کہہ کر نہ پکارا۔ پھر آپ نے کیا مقام پایا۔ آپ خود فرماتے ہیں۔

اِک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اُسی نے ثریا بنا دیا
میں تھا غریب و بےکس و گم نام و بے ہُنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

ہاں ادب کا نچوڑ اور خلاصہ عاجزی، فروتنی اور تواضع ہے۔ جو لوگ اللہ، اس کے رسول سے ادب سے پیش آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نمائندہ خلیفہ اور پھر آگے ان کے نمائندوں سے ادب کے سلوک روا رکھتے ہیں۔ بڑوں کا ادب کر رہے ہوتے ہیں۔ ان میں تکبر کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ جب تک انسان عاجزی، انکساری اور فروتنی تذلل کو اختیار نہیں کرتا اس وقت تک اپنے یار تک رسائی ناممکن ہے۔ اس لئے کہا گیا ہے کہ بڑوں کا ادب اور چھوٹوں سے پیار کریں۔

کیونکہ دوسرے کی تکریم خود اپنی تکریم ہے۔ اگر تم کسی سے ادب احترام اور نیازمندی سے ملو گے اور اچھے نام سے بلاؤ گے تو وہ بھی تمہارا احترام کرے گا۔

جہاں تک رشتہ داریوں میں ادب واحترام کا تعلق ہے اس کے متعلق دین حق میں بہت واضح تعلیم موجود ہے۔ رحمی رشتوں میں سب سے مقدم تو والدین کے ساتھ حسن سلوک ہے جن کے بارہ میں حکم ہے کہ ان کو اف تک نہ کہو پھر دیگر عزیز و اقارب کے ساتھ درجہ بدرجہ حسن سلوک اور ان کے ساتھ ادب واحترام کے ساتھ پیش آنا ہے۔ جن میں بیوی، اولاد، بہن، بھائی، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ شامل ہیں۔ ان تمام میں حفظ مراتب کو ملحوظ خاطر رکھنے کا حکم ہے۔ رشتہ داریوں میں جس ترتیب سے ادب واحترام کا ذکر ہے اس میں یہ حدیث بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

والدین کا تو اتنا حق ہے کہ ان کی وفات کے بعد بھی ان سے حسن سلوک کا حکم ہے۔ آنحضور ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ والدین کی وفات کے بعد ان کی صلہ رحمی کا کوئی حق باقی رہ جاتا ہے تو آپ نے فرمایا۔ ہاں

☆ ان کیلئے دُعائیں کرنا۔ ☆ ان کے عہد پورے کرنا۔ ☆ ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔ ☆ اور ان کے رحمی رشتہ داروں سے حسن سلوک جن کے ساتھ والدین کی طرف سے کوئی رشتہ ہو۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی برالوالدین)

ماں کے لئے عربی میں اُمّ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ہمزہ تو الف کی ادائیگی کیلئے ہے ورنہ الف ساکن ہے اور باقی "م" رہ جاتا ہے جو لفظ ماں کے لئے دنیا کی ہر زبان میں موجود ہے جیسے ام، ماں، ممی، اماں، ماما، ممتا، مما، مدر (Mother) مادر۔ ماتا۔ مادرے۔ ماتے۔ مو۔ وغیرہ وغیرہ اس لئے والدین کی زندگی میں ان کی خدمت کو ان سے حسن سلوک کرنے سے حج عمرہ جہاد جیسا ثواب ملتا ہے۔

ماں کی وفات کے بعد خالہ کو وہ رشتہ کا مقام دیا اور اس سے ادب کے ساتھ پیش آنے کی تلقین فرمائی (ترمذی کتاب البر والصلہ) ایک دفعہ حضرت حمزہؓ کی بیٹی میرے چچا میرے چچا کہہ کر آپ کی طرف لپکی۔ اسے حضرت علیؓ نے آگے بڑھ کر اُٹھا لیا کہ یہ میری بہن ہے حضرت زیدؓ نے کہا کہ حمزہؓ میرے مذہبی بھائی تھے اس لئے یہ میری بہن ہے۔ حضرت جعفر طیار نے کہا کہ اس بچی کی خالہ میرے گھر میں ہے اس لئے مجھے یہ بچی ملنی چاہئے۔ آنحضورؐ نے یہ خوشکن منظر دیکھ کر بچی کو خالہ کی گود میں ڈال دیا اور فرمایا الخالۃ بمنزلۃ الام کہ خالہ ماں کے برابر ہوتی ہے۔

(بخاری کتاب المغازی)

چچا کو والد بجا قرار دیا۔ ایک دفعہ آنحضور ﷺ نے اپنے چچا کی طرف سے زکوٰۃ دی اور فرمایا چچا بھی باپ کی مثل ہے۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ)

ماں باپ کی وفات کے بعد سب سے قریبی تعلق بہن بھائی کا ہے آنحضور ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ حضور! کس سے حسن سلوک کروں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اپنی ماں سے۔ اپنے باپ سے۔ اپنی بہن سے، اپنے بھائی سے اور اپنے آزاد کردہ غلام سے۔ (الادب المفرد)

گویا ادب واحترام میں بہن کو بھائی پر فوقیت دی۔ اور پھر فرمایا۔

بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسے ہی ہے جیسے والد کا حق اپنے بچوں پر۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے بھائی کو بمنزلہ باپ قرار دیا ہے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد جلد 8 صفحہ 149 حدیث نمبر 13438ء)

جہاں تک صلہ رحمی میں اپنے سے بڑے رشتہ داروں میں ادب واحترام کو ملحوظ خاطر رکھنے کا تعلق ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اس کی عمر اور ذکر خیر زیادہ ہو اسے صلہ رحمی کا خلق اختیار کرنا چاہئے یعنی اپنے رشتہ داروں سے ادب واحترام کا پہلو مدنظر رہے۔

(مسلم کتاب البر والصلہ)

وقارِ عمل ہماری روایت اور شان ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

''وقارِ عمل کی روح یہ ہے کہ ہر احمدی نوجوان کو اس بات کی عادت ڈال دی جائے کہ وہ کسی کام کو بھی ذلیل اور حقیر نہ سمجھے اور جب تک یہ ذہنیت ہمارے نوجوانوں میں پیدا نہ ہو اس وقت تک وہ ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے اہل ہو ہی نہیں سکتے۔ جو ذمہ داریاں خدا تعالیٰ نے ان پر ڈالی ہوئی ہیں اور جن ذمہ داریوں کے نبھانے کیلئے ہم لوگ آپ کو کہتے رہتے ہیں۔'' (مشعل راہ جلد دوم ص 27)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''کوئی شخص بھی جماعت احمدیہ کی وقارِ عمل کی روح سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سب سے زیادہ گہرا اثر کرنے والی چیز جو جماعت احمدیہ کی تنظیم میں پائی جاتی ہے جس کا بہت ہی وسیع اور گہرا اثر میں نے دیکھا ہے احمدیوں کی وقت کی قربانی اور اس قربانی کے نتیجہ میں عظیم الشان کام سرانجام دینا ہے۔'' (مشعل راہ جلد سوم ص 436)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔...... (سورۃ البقرہ: 322) لیکن یہ بات واضح ہونی چاہیے جیسا کہ اس آیت میں فرمایا ہے کہ اصل اللہ تعالیٰ کا محبوب انسان اس وقت بنتا ہے جب توبہ و استغفار سے اپنی باطنی صفائی کا بھی ظاہری صفائی کے ساتھ اہتمام کرے۔ ہم میں سے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ ایمان کا دعویٰ کرنے کے بعد ہم اپنی ظاہری و باطنی صفائی کی طرف خاص توجہ دیں تاکہ ہماری روح وجسم ایک طرح سے اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے والے ہوں''۔ (مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول ص 168)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ یعنی طہارت پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا ایمان کا ایک حصہ ہے''۔

(مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء)

ابو مالک اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ' پاکیزگی اختیار کرنا نصف ایمان ہے''۔ (المعجم الکبیر جلد 3)

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور پر سڑکوں کی صفائی کے بارے میں ارشاد فرماتے تھے۔

''اگر راستہ پر جھاڑیاں یا پتھر اور کوئی گندی چیز ہوتی تو آپؐ اسے خود اٹھا کر ایک طرف کر دیتے اور فرماتے کہ جو شخص راستوں کی صفائی کا خیال رکھتا ہے خدا اس پر خوش ہوتا ہے اور اسے ثواب عطا کرتا ہے''۔ (مسلم۔ کتاب البر والصلۃ)

ربوہ کو سرسبز اور Lush Green (شاداب) کردیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''حضرت مصلح موعود کی خواہش تھی کہ میں نے رؤیا میں دیکھا تھا۔ ربوہ کی زمین کے متعلق کہ باقی جگہ تو یہی لگتی ہے لیکن یہاں سبزہ نہیں ہے، Greenery نہیں ہے۔ وہ امید ہے انشاء اللہ ہو جائے گی۔ حضرت مصلح موعود نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بارے میں ربوہ کے لوگ بہت کوشش کر رہے ہیں۔ خاص طور پر اطفال اور خدام نے بہت کوشش کی ہے۔ انہوں نے وقارِ عمل کرکے، ربوہ کو آباد کرنے کی کوشش کی ہے۔ لوگ آکے حیران ہوتے ہیں۔ آپ جیسی چھوٹی عمر کے بچوں نے وقارِ عمل کرکے وہاں پودے لگائے اور ان کو سنبھالا ہے۔ تو اب میری بچوں سے یہی درخواست ہے یہی میں کہوں گا یہی نصیحت ہے کہ جو پودے آپ نے لگائے ہیں ان کی حفاظت کریں اور مزید پودے لگائیں۔ درخت لگائیں، پھولوں کی کیاریاں بنائیں اور ربوہ کو اس طرح سرسبز اور Lush Green (شاداب) کردیں جس طرح حضرت مصلح موعود کی خواہش تھی۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں ان پر عمل کریں ایک تو یہ کہ ربوہ کے ماحول کو سرسبز کریں گے تو ماحول پر ایک خوشگوار اثر ہوگا۔ عمومی طور پر لوگوں کی توجہ ہوگی اور ایک نمونہ نظر آئے گا کہ یہاں کے بچے اور بڑے محنت سے اس شہر کو آباد کر رہے ہیں جبکہ پاکستان میں باقی جگہوں پہ جب تک حکومت نہ مدد کرے کوئی اتنا سبزہ نہیں کر سکتا بلکہ باوجود مدد کے بھی نہیں کر سکتا۔

تو ربوہ کے بچوں کے لئے میری یہی نصیحت ہے کہ تین باتیں میں نے کہی ہیں۔ ایک سلام کو رواج دیں، ایک (بیوت الذکر) میں زیادہ جائیں اور اپنے بڑوں کو بھی لے کر جائیں۔ تیسری بات ربوہ میں مزید پودے لگائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بھی خواہش تھی کہ ربوہ میں ہر گھر تین پھلدار پودے لگائے تو حضور کی اس خواہش پر بھی عمل ہونا چاہیے اور اس کے علاوہ گھروں سے باہر بھی حضرت مصلح موعود کی خواہش پر بھی عمل کرتے ہوئے زیادہ سے

زیادہ ربوہ کو سرسبز بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جزاکم اللہ"

(چلڈرن کلاس 7 جون 2003ء۔الفضل ربوہ 10 جون 2003ء)

بیرونی صفائی سے پہلے اندرونی صفائی کی جاتی ہے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں ہمیشہ یہی طریق ہوتا ہے کہ پہلے اندرونی کمروں کی صفائی کی جاتی ہے۔ پھر بیرونی کمروں کی صفائی کی جاتی ہے۔ پھر صحن کی صفائی کی جاتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ کوئی شخص ڈیوڑھی یا باہر کی گلی کو تو صاف کرنے لگ جائے اور اس کے اندرونی کمروں میں گند بھرا ہوا ہو۔ ہمیشہ بیرونی صفائی سے پہلے اندرونی صفائی کی جاتی ہے۔ باہر کی سڑکوں اور گلیوں اور صحن وغیرہ کو صاف کرنے سے پہلے اندرونی کمروں کی غلاظت اور گند کو دور کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد بیرونی کمروں کی صفائی کا وقت آتا ہے۔ پھر صحن کی صفائی کی طرف توجہ کی جاتی ہے۔ پھر گلی کی صفائی کا اہتمام کیا جاتا ہے اور جب تمام ان مراحل کو طے کیا جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو توفیق عطا فرما دیتا ہے کہ وہ میونسپل کمیٹی کی شکل میں سارے شہر کی صفائی کا اہتمام کریں۔ پھر اس سے ترقی کر کے اللہ تعالیٰ بعض اور لوگوں کو یہ توفیق عطا فرما دیتا ہے کہ وہ ایک حکومت کی شکل میں سارے ملک کی صفائی کا انتظام کریں۔" (مشعل راہ جلد اول ص 372)

اپنے ہاتھ سے صفائی کی عادت ڈالیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیان فرماتے ہیں:۔

"میں نے تحریک کی تھی کہ قومی طور پر یہ کام کیا جائے اور سڑکیں بنائی اور نالیاں درست کی جائیں تا نگرانی ہو سکے اور دوسروں کو بھی تحریک ہو۔...... جب تک دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کو ہاتھ سے کام کرنے کی عادت نہیں وہ کوشش کریں گے کہ ایسے لوگ دنیا میں موجود رہیں جو ان کی خدمت کرتے رہیں اور دنیا ترقی نہ کرے۔ میری غرض یہ ہے کہ اس کام کو نہایت اہمیت دی جائے اور پورے اہتمام سے شروع کیا جائے۔ افسوس ہے اس وقت تک کوئی مستعدی نہیں دکھائی گئی۔ یہاں بھی خدام الاحمدیہ کو یہ کام شروع کر دینا چاہئے اور پھر دوسرے گاؤں اور شہروں میں بھی شروع ہونا چاہئے۔ گاؤں کے لوگوں کو صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

......بعض لوگ تو ایسے احمق ہیں کہ وہ گندہ رہنے کو نیکی سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ صفائیاں کرنا انگریزوں کا کام ہے۔ ہم مومن اور مخلص ہیں۔ ہمیں ان باتوں سے کیا؟ وہ مومن مخلص اسے سمجھتے ہیں جو زیادہ گندہ ہو۔ زمانہ کتنا بدل جاتا ہے۔ میں سلطان صلاح الدین ایوبی کی زندگی کے حالات ایک تاریخ کی کتاب میں پڑھ رہا تھا۔ گو اس زمانہ میں مسلمانوں میں تنزل کے آثار شروع ہو گئے تھے مگر پھر بھی میری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں جب میں نے دیکھا کہ اس میں صفحوں کے صفحے اس موضوع پر لکھے ہوئے ہیں کہ ایک یورپین عیسائی اور شامی مسلمان میں کیا فرق ہے۔ اور فرق یہ بتائے گئے ہیں کہ مسلمان صاف ستھرا ہوتا ہے۔ اس کا بدن اور اس کے کپڑے اور مکان صاف ہوتا ہے لیکن یورپین گندہ ہوتا ہے۔ اس کے بال اور ناخن بڑھے ہوئے ہوتے ہیں ...... ہر جگہ کے احمدی اس حالت کے برعکس نقشہ دکھا سکتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی یہاں بھی عمل شروع نہیں ہوا۔ خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ لیں اور دوسروں کو سمجھائیں اور عملاً کام کریں......

لوگ گلیوں میں گند نہ پھینکیں

لوگ گلیوں میں گند نہ پھینکیں اور اگر کوئی پھینکے تو سب مل کر اسے اٹھائیں۔ تھوڑی سی محنت سے صفائی کی حالت اچھی ہو سکتی ہے۔ گاؤں میں رہنے والے احمدیوں کو بھی صفائی کی طرف خاص توجہ چاہئے۔ میں نے اپنے آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ صفائی کا خیال نہیں رکھتے...... ہمارے ملک میں گندگی کا مفہوم بالکل بدل گیا ہے اور یہ ہاتھ سے کام نہ کرنے کا ہی نتیجہ ہے......

میں نے خدام الاحمدیہ کو توجہ دلائی تھی کہ وہ اس کام کو خاص طور پر شروع کریں اور اب بھی جب تک وہ سکیم نہ بنے، ہر محلّہ کے ممبر ذمہ وار سمجھے جائیں محلّہ کی صفائی کے۔ پہلے لوگوں کو منع کرو اور سمجھاؤ کہ گلی میں گند نہ پھینکیں اور اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں تو پھر خود جا کر اٹھائیں۔ جب وہ خود اٹھائیں گے تو پھینکنے والوں کو بھی شرم آئے گی اور جب عورتیں دیکھیں گی کہ وہ جو گند گلی میں پھینکتی ہیں وہ ان کے باپ یا بھائی یا بیٹے کو اٹھانی پڑتی ہے تو وہ سمجھیں گی یہ برا کام ہے اور وہ اس سے باز رہیں گی۔" (مشعل راہ جلد اول ص 138 تا 140)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اب دیکھیں مومن کے لئے صفائی کا خیال رکھنا کتنا ضروری ہے، اور یہ احادیث اکثر...... کو یاد ہیں، کبھی ذکر ہو تو آپ کو فوراً حوالہ بھی دے دیں گے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس پر عمل کس حد تک ہے؟ یہ دیکھنے والی چیز ہے، اگر ایک جگہ صفائی کرتے ہیں تو دوسری جگہ گند ڈال دیتے ہیں اور بدقسمتی سے...... میں جس شدت سے صفائی کا احساس ہونا چاہیے وہ نہیں ہے اور اسی طرح اپنے ماحول میں احمدیوں میں بھی جو صفائی کے اعلیٰ معیار ہونے چاہئیں وہ مجموعی طور پر نہیں ہیں۔ بجائے ماحول پر اپنا اثر ڈالنے کے ماحول کے زیر اثر آ جاتے ہیں۔ پاکستان اور تیسری دنیا کے ممالک میں اکثر جہاں گھر کا کوڑا کرکٹ اٹھانے کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں ہے، گھر سے باہر گند پھینک دیتے ہیں حالانکہ ماحول کو صاف رکھنا بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا اپنے گھر کو صاف رکھنا۔ ورنہ تو پھر اس گند کو باہر پھینک کر ماحول کو گندا کر رہے ہوں گے اور ماحول میں بیماریاں پیدا کرنے کا باعث بن رہے ہوں گے۔ اس لئے احمدیوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہیے۔ کوئی ایسا انتظام کرنا چاہئے کہ گھروں کے باہر گند نظر نہ آئے۔ ربوہ میں، جہاں تقریباً 98 فیصد احمدی آبادی ہے، ایک صاف ستھرا ماحول نظر آنا چاہئے۔ اب ماشاء اللہ تزئین ربوہ کمیٹی کی طرف سے کافی کوشش کی گئی ہے۔ ربوہ کو سرسبز بنایا جائے اور بنا بھی رہے ہیں۔ کافی پودے، درخت گھاس وغیرہ سڑکوں کے کنارے لگائے گئے ہیں اور نظر بھی آتے ہیں۔ اکثر آنے والے ذکر کرتے ہیں۔ اور کافی تعریف کرتے ہیں۔ کافی سبزہ ربوہ میں نظر آتا ہے۔ لیکن اگر شہر کے لوگوں میں یہ حس پیدا نہ ہوئی کہ ہم نے نہ صرف ان پودوں کی حفاظت کرنی ہے بلکہ ارد گرد کے ماحول کو بھی صاف رکھنا ہے تو پھر ایک طرف تو سبزہ نظر آ رہا ہو گا اور دوسری طرف کوڑے کے ڈھیروں سے بدبو کے بھبھکے اٹھ رہے ہوں گے۔ اس لئے اہل ربوہ خاص توجہ دیتے ہوئے اپنے گھروں کے سامنے نالیوں کی صفائی کا بھی اہتمام کریں اور گھروں کے ماحول میں بھی کوڑا کرکٹ سے جگہ کو صاف کرنے کا بھی انتظام کریں۔ تا کہ کبھی کسی راہ چلنے والے کو اس طرح نہ چلنا پڑے کہ گند سے بچنے کیلئے سنبھال سنبھال کر قدم رکھ رہا ہو اور ناک پر رومال ہو کہ بو آ رہی ہے۔ اب اگر جلسے نہیں ہوتے تو یہ مطلب نہیں کہ ربوہ صاف نہ ہو بلکہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا تھا کہ دلہن کی طرح سجا کے رکھو۔ یہ سجاوٹ اب مستقل رہنی چاہئے۔ مشاورت کے دنوں میں ربوہ کی بعض سڑکوں کو سجایا گیا تھا۔ تزئین ربوہ والوں نے اس کی تصویریں بھیجی ہیں، بہت خوبصورت سجایا گیا لیکن ربوہ کا اب ہر چوک اس طرح سجنا چاہئے تا کہ احساس ہو کہ ہاں ربوہ میں صفائی اور خوبصورتی کی طرف توجہ دی گئی ہے اور ہر گھر کے سامنے صفائی کا ایک اعلیٰ معیار نظر آنا چاہئے اور یہ کام صرف تزئین کمیٹی نہیں کر سکتی بلکہ ہر شہری کو اس طرف توجہ دینی ہو گی۔

اسی طرح قادیان میں بھی احمدی گھروں کے اندر اور باہر صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ ایک واضح فرق نظر آنا چاہیے۔ گزرنے والے کو پتہ چلے کہ اب وہ احمدی محلے یا احمدی گھر کے سامنے سے گزر رہا ہے۔ اس وقت تو مجھے پتہ نہیں کہ کیا معیار ہے، 1991ء میں جب میں گیا ہوں تو اس وقت شاید اس لئے کہ لوگوں کا رش زیادہ تھا، کافی مہمان بھی آئے ہوئے تھے لگتا تھا کہ ضرورت ہے اس طرف توجہ دی جائے اور میرے خیال میں اب بھی ضرورت ہو گی۔ اس طرف خاص توجہ دیں اور صفائی کا خیال رکھیں اور جہاں بھی نئی عمارات بن رہی ہیں اور تنگ محلوں سے نکل کر جہاں بھی احمدی کھلی جگہوں پر اپنے گھر بنا رہے ہیں وہاں صاف ستھرا بھی رکھیں اور سبزے بھی لگائیں، درخت پودے گھاس وغیرہ لگنا چاہیے اور یہ صرف قادیان ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ اور جماعتی عمارات ہیں ان میں خدام الاحمدیہ کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے کہ وہ وقار عمل کر کے ان جماعتی عمارات کے ماحول کو بھی صاف رکھیں اور وہاں پھول پودے لگانے کا بھی انتظام کریں اور صرف قادیان میں نہیں بلکہ دنیا میں ہر جگہ جہاں بھی جماعتی عمارات ہیں ان کے اردگرد خاص طور پر صفائی اور سبزہ اس طرح نظر آئے کہ ان کی اپنی ایک انفرادیت نظر آتی ہو۔" (مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول ص 169)

"صفائی کے ضمن میں ایک انتہائی ضروری بات جو جماعتی طور پر ضروری ہے وہ ہے جماعتی عمارات کے ماحول کو صاف رکھنا۔ اس کا پہلے میں ذکر کر چکا ہوں۔ اس کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے اور خدام الاحمدیہ کو وقار عمل بھی کرنا چاہئے اور اگر عمارت کے اندر کا حصہ ہے تو لجنہ کو بھی اس میں حصہ لینا چاہئے اور اس میں سب سے اہم عمارات (بیوت الذکر) ہیں (بیوت الذکر) کے ماحول کو بھی پھولوں، کیاریوں اور سبزے سے خوبصورت رکھنا چاہئے، خوبصورت بنانا چاہئے اور اس کے ساتھ ہی (بیت الذکر) کے اندر کی صفائی کا بھی خاص اہتمام ہونا چاہئے"۔ (مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول ص 177)

چھلکے سڑک پر نہ پھینکیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

"اب آپ اپنے ماحول میں دیکھیں کہ کتنے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو جانتے، سمجھتے اور پھر اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں اور اس گندے ماحول میں ہمارے بہت سے احمدی خدام بھی ایسے ہوں گے جن کو یہ خیال نہیں آتا ہو گا کہ سڑک پر کوئی تکلیف دہ چیز نہ پھینکیں۔ اوّل تو سڑک پر کھانا پسندیدہ نہیں۔ لیکن اگر کہیں ضرورت پڑ جائے (بعض دفعہ مسافروں کو سڑک کے کنارے پر کھانے کی جائز ضرورت پڑ جاتی ہے)۔ تو وہ تربوز کھائیں گے تو اس کے چھلکے وہیں سڑک پر پھینک دیں گے۔ آم کھائیں گے تو اس کی گٹھلیاں وغیرہ وہیں سڑک پر پھینک دیں گے۔ کیلا کھائیں گے تو اُس کے چھلکے وہیں سڑک پر پھینک دیں گے اور بعض دفعہ آدھ دس منٹ کے بعد کوئی بچہ دوڑتا ہوا وہاں سے گزرے اور کیلے کے چھلکے یا آم کی گٹھلی یا تربوز کے چھلکے پر سے پاؤں پھسلے اور گرے اور اس کی کوئی ہڈی ٹوٹ جائے تو ایسے شخص نے اس سڑک کی خدمت نہیں کی۔ نیز اس نے بنی نوع انسان میں سے کسی کو تکلیف پہنچانے کا امکان پیدا کر دیا"۔

(مشعل راہ جلد دوم ص 132,131)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3/اپریل 2012ء کو بمقام بیت الفضل لندن بوقت 12:00 بجے دو پہر مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب کاہلوں آف آکسفورڈ کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحوم مورخہ 29 مارچ 2012ء کو بعارضہ کینسر 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ 60 کی دہائی میں یو کے آئے۔ آکسفورڈ جماعت کے ابتدائی ممبران میں سے تھے اور اس جماعت کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔ آکسفورڈ کے مشن ہاؤس ''بیت الشکور'' کی خرید میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ اپنی پیرانہ سالی اور خرابی صحت کے باوجود آخر وقت تک نماز جمعہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے رہے۔ بہت نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم طارق محمود سیف صاحب ترکہ مکرم محمد منشی خان صاحب)

مکرم طارق محمود سیف صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد منشی خان صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 31/25 محلّہ دارالعلوم شرقی رقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا جملہ ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔

ورثاء کی تفصیل

(1) مکرمہ رسول بی بی صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم عبدالرحمٰن شاد صاحب (بیٹا)
(3) مکرمہ زریں بشریٰ صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرمہ قمر بشریٰ صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم طارق محمود سیف صاحب (بیٹا)
(6) مکرمہ ثمرہ بشریٰ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم وارث علی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم شہاب الدین صاحب سابق زعیم انصاراللہ جماعت احمدیہ کھرپڑ ضلع قصور بوجہ ٹائیفائیڈ تقریباً 20 دن سے شدید بیمار ہیں۔ خاصے کمزور ہو گئے ہیں اور کمر میں شدید درد ہوتی ہے۔ اسی طرح خاکسار کی والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بوجہ فالج بیمار ہیں اور فالج کی وجہ سے زبان پر بھی خاصا اثر ہے۔ والدین کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ جمیلہ رانا صاحبہ اہلیہ مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم مرزا لطیف بیگ صاحب آف پتوکی مرحوم کے بڑے بیٹے مکرم مرزا سلیم بیگ صاحب ٹاؤن شپ لاہور کے گھٹنے میں سخت تکلیف ہے۔ نیز ان کی اہلیہ سلیمہ بیگم صاحبہ کے دل اور گلے میں سخت تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے دونوں کیلئے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ڈاکٹر طاہر مسعود صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء و کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری محمد اقبال گورایا صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور دس دن سے معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ کمزوری بھی ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ نصرت الرحمٰن صاحبہ ترکہ مکرم لطف الرحمٰن فاروق صاحب مرحوم)

مکرمہ نصرت الرحمٰن صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم لطف الرحمٰن فاروق صاحب ڈرائیور دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان وفات پا چکے ہیں۔ ان کے کھاتہ امانت نمبر 50307 خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ -/9952 روپے ماہوار الاؤنس کے طور پر جمع ہیں۔ لہٰذا یہ رقم جملہ ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دی جائے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ نصرت الرحمٰن صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم وجیہہ الرحمٰن صاحب (بیٹا)
(3) مکرم عطاء الرحمٰن صاحب (بیٹا)
(4) مکرم نعیم الرحمٰن صاحب (بیٹا)
(5) مکرمہ راشدہ رحمٰن صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم سید عطاء الواحد رضوی صاحب ماسکو رشیا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم سید عبدالباقی رضوی صاحب ابن مکرم سید عبدالمومن رضوی صاحب مورخہ 31 مارچ 2012ء کو اسلام آباد میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ مورخہ 3/اپریل 2012ء کو بیت مبارک میں مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ مرحوم انتہائی محبت کرنے والے اور ملنسار وجود تھے۔ آپ حضرت نواب سید محمد رضوی صاحب یکے از 313 رفقاء حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ جماعت سے تعلق اور صلہ رحمی آپ کی شخصیت کے روشن پہلو تھے۔ آپ ایک طویل عرصے تک سانس کی تکلیف دہ بیماری میں مبتلا رہے لیکن آخری وقت میں بھی جب ہوش آتا تو اشاروں سے نماز پڑھنے کی کوشش کرتے۔ اپنے تمام رشتہ داروں سے محبت اور احسان کا سلوک کیا کرتے تھے۔ خلق اللہ سے محبت ہمدردی اور مدد آپ کا معمول تھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم خواجہ منظور صادق صاحب سیکرٹری اشاعت راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے داماد مکرم چوہدری ظفر اقبال صاحب ایڈووکیٹ حال مقیم لندن کی والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ طویل علالت کے بعد 5/اپریل 2012ء کو چک نمبر TDA/93 ضلع لیہ میں بعمر تقریباً 50 سال انتقال کر گئیں۔ نماز جنازہ مکرم نصیر احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے 6/اپریل قبل از نماز جمعہ گیارہ بجے پڑھائی مقامی احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ مکرم چوہدری ظفر اقبال صاحب اپنی والدہ کی شدید علالت کے باعث ہفتہ عشرہ قبل لندن سے آئے تھے اور ان کی طبیعت بحال ہونے پر واپس چلے گئے تھے کہ چند روز بعد اپنی والدہ کے انتقال کی افسوسناک اطلاع ملی۔ آپ جنازہ و تدفین میں شریک نہ ہو سکے۔ مرحومہ کے پسماندگان میں ان کے خاوند محترم چوہدری نور محمد صاحب، اکلوتے بیٹے مکرم چوہدری ظفر اقبال صاحب، دو کمسن پوتے اور ایک پوتی شامل ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کے بلندی درجات اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ منور احمد صاحب کارکن بیت الکرامہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پیاری والدہ مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق صدر حلقہ بیت الفضل فیصل آباد حال طاہر آباد شرقی ربوہ مورخہ 30 مارچ 2012ء کو 68 سال کی عمر میں اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مورخہ 2/اپریل کو بعد نماز عصر محلّہ میں ان کی نماز جنازہ مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں نصیر آباد میں تدفین ہونے پر مکرم طاہر محمود صاحب معلم اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ آپ خدا کے فضل سے بہت مہمان نواز، ملنسار، بڑی بہادر، صدقہ وخیرات کرنے والی پنجگانہ نمازوں میں باقاعدہ، تلاوت قرآن کریم اور نماز تہجد میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ آپ کی زندگی میں آپ کا جوان بیٹا وفات پا گیا جس کا صدمہ آپ نے بڑی ہمت اور حوصلے سے برداشت کیا۔ آپ محترم شیخ غلام محمد صاحب سابق خادم بیت الفضل فیصل آباد کی بڑی بہو اور مکرم حکیم غلام رسول صاحب معلم وقف جدید کی بڑی بیٹی تھیں آپ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بہنیں دو بھائی، تین بیٹے اور چار بیٹیاں، پانچ پوتے ایک پوتی، تین نواسیاں، چھ نواسے سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور اپنی بخشش کا سلوک فرمائے اور آپ کی نیکیاں آپ کی اولاد میں جاری رکھے۔ آمین

عطیہ خون خدمت خلق ہے

خبریں

لوڈشیڈنگ کا عذاب جہاں مہنگائی نے غریب عوام کا جینا دشوار کیا ہوا ہے وہاں باقی کی کسر غیر اعلانیہ اور طویل لوڈ شیڈنگ نے پوری کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے عوام چین کی نیند سو بھی نہیں سکتی۔ مچھروں اور گرمی کی وجہ سے عوام راتیں جاگ کر گزارنے پر مجبور ہیں مہنگائی اور لوڈ شیڈنگ سے پریشان اور مشکلات میں گھری عوام کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔

ہفتے میں 2 چھٹیاں، مارکیٹیں 8 بجے بند

وزیراعظم پاکستان نے بجلی بحران کے حل کیلئے تمام سرکاری اداروں میں ہفتے میں 2 چھٹیوں اور ملک بھر میں ہفتہ کے سوا باقی تمام کاروباری مراکز رات 8 بجے بند کرنے کا اعلان کیا اور یہ بھی اعلان کیا کہ تمام صوبوں میں لوڈ شیڈنگ برابری کی بنیاد پر کی جائے گی۔

سانحہ سیاچن سیاچن گلیشئر کے گیارہ سیکٹر میں برفانی تودہ گرنے سے تودے تلے دب جانے والے فوجی اہلکاروں کی تعداد میں اضافہ ہو کر 139 ہو گئی۔ مختلف ممالک کی ٹیمیں امدادی کاموں میں حصہ لینے کیلئے پاکستان پہنچ چکی ہیں جبکہ خراب موسم کے باعث امدادی کاموں میں مشکلات کا سامنا ہے۔

امریکیوں کی اکثریت نے ایران پر حملے کی حمایت کر دی امریکہ میں ہونے والے ایک سروے میں امریکیوں کی اکثریت نے ایران پر حملے کی حمایت کر دی۔ ایک امریکی خبر رساں ادارے کی جانب سے کرائے گئے سروے کے مطابق 56 فیصد امریکیوں نے یہ رائے دی ہے کہ اگر ایران کے جوہری پروگرام کے خلاف ثبوت ملنے پر امریکہ اس پر حملہ کرتا تو اس کی حمایت کریں گے۔ 39 فیصد امریکیوں نے ایران پر حملے کی مخالفت کی جبکہ 62 فیصد امریکیوں کا خیال تھا کہ اگر اسرائیل ایران کے خلاف فوجی کارروائی کرتا ہے تو امریکہ اس کی بھرپور حمایت کرے گا۔

(روزنامہ ایکسپریس 15 مارچ 2012ء)

ٹی آئی اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کی سالانہ تقریب سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

18 فروری 2012ء کو تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کی سالانہ تقریب بیت الفتوح کے ناصر ہال میں منعقد ہوئی، جسے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی بنفس نفیس شمولیت سے برکت اور رونق بخشی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے برطانیہ میں 2007ء میں اس ایسوسی ایشن کے قیام سے لے کر اس وقت تک کی کاوشوں اور سرگرمیوں کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کو حضور انور کی ہدایات کی روشنی میں کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اب تک کالج کے 208 سابق طلباء کے نام رجسٹر ہو چکے ہیں۔ ایسوسی ایشن کے تحت 7/ اجلاسات منعقد ہوئے۔ جن میں پاکستان کے معروف شاعر جناب انور مسعود اور کالج کے سابق طالب علم اور پروفیسر مکرم ڈاکٹر پروازی صاحب کے ساتھ دو ادبی تقریبات بھی شامل ہیں۔ ایسوسی ایشن کو کالج کے رسالے ''المنار'' کے احیاء کی بھی توفیق ملی ہے۔ جو ممبران کو ہر ماہ بذریعہ ای میل بھجوایا جاتا ہے۔ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں ایسوسی ایشن کو پاکستان کے نادار اور مستحق طلباء کی تعلیم کے لئے دو مرتبہ ایک ایک لاکھ روپے پیش کرنے کی توفیق بھی حاصل ہوئی ہے۔ اس نیک کام کو آئندہ مزید آگے بڑھایا جائے گا۔

مکرم صدر صاحب ایسوسی ایشن کی رپورٹ کے بعد حضور انور نے اپنے خطاب میں تعلیم الاسلام کالج کے سنہری دور اور اس کے ماٹو ''علم و عمل'' کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کس طرح اس درس گاہ میں تحصیل علم کے ساتھ اخلاقی قدروں کی ترویج کی جاتی تھی۔ جن سے نہ صرف کالج کے احمدی طلباء بلکہ وہاں پڑھنے والے غیر احمدی طلباء بھی مستفید ہوا کرتے تھے۔ حضور انور نے اعلیٰ اخلاقی قدروں کے تعلق میں فرمایا کہ اعلیٰ اخلاقی قدروں کے بغیر علم فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔ اگر علم حاصل کر کے انسان میں تکبر پیدا ہو جائے اور وہ اخلاقی قدروں پر عمل کرنے والا نہ ہو تو ایسے علم کا کیا فائدہ ہو گا؟

حضور انور نے توجہ دلائی کہ کالج کے غیر احمدی طلباء کو ڈھونڈ کر ایسوسی ایشن کا حصہ بنانا چاہئے تا کہ ماحول میں مزید وسعت پیدا ہو۔

حضور انور کے خطاب اور دعا کے بعد نماز عشاء کی ادائیگی کے لئے وقفہ ہوا۔ جس کے بعد کالج کے سابق طلباء کو حضور انور کے ساتھ عشایئے اور گروپ فوٹو میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اس تقریب میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 113 ممبران، سابق طلباء کے 21 بچگان اور خاص طور پر مدعو کئے جانے والے مرکزی عہدیداران اور مہمانان کرام نے بھی شرکت کی۔

(انٹرنیٹ ایڈیشن المنار - مارچ 2012ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 11/ اپریل

طلوع فجر	4:18
طلوع آفتاب	5:43
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:36

شربت صدر نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

سروس شوز پوائنٹ کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر منتقل ہو چکی ہے
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
سکول شوز کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
0476212762-0301-7970654

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
نئی کلاس 15/ اپریل سے شروع ہو گی
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔ رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

لان ھی لان برینڈڈ کمپنی کے نئے پرنٹ ریٹ کی گارنٹی کے ساتھ
ورلڈ فیبرکس
0333-6550796
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ

FR-10

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Welcome to:
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480
Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com

HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S
Islambad Pndi Lahore

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
25۔ بیسمنٹ القیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور نزد احمد فیبرکس
0345/0321 4866677
0333-6708024,042-37418584